السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چھوٹی بستی میں نماز جمعہ ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ غلام، عورت بچے، بیمار قیدی اور مسافر کے علاوہ ہر بالغ مسلمان پر نماز جمعہ فرض عین ہے، خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی۔ دلائی درج ذیل ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٩ ...الجمعہ

''اے اہل ایمان جب نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ اور کرید و فروخت چھوڑ دو، یہ کام تمہارے لئے بہتر ہے۔''

اس آیت شریفہ میں اہل ایمان کو اقامت جمعہ کے لئے خطاب ہے ظاہر ہے کہ شہریوں کی طرح اہل دیہات بھی اہل ایمان ہوتے ہیں۔ لہذا اقامت جمعہ کے لئے یہ حکم جس طرح شہریوں کے لئے ہے اسی طرح دیہاتیوں کے لئے بھی ہے۔ جس پر ساری امت کا اجماع ہے۔

(قَدْ حَكَى ابْنِ الْمُنْذِرِ الْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّهَا فَرْضُ عَيْنٍ وَقَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ: الْجُمُعَةُ من فروض الأعيان۔ (نیل الاوطار: ص ۲۵۴ ج ۲

''امام ابن منذر اور ابن العربی نے اس پر امت کا اجماع بتایا ہے کہ ہر بالغ، آزاد مرد جو مسافر، بیمار اور قیدی نہ ہو (شہری ہو دیہاتی) اس پر جمعہ فرض ہے۔''

اور یہی مذہب صحیح ہے۔ درج ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

(عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً: عَبْدٌ مَمْلُوكٌ، أَوِ امْرَأَةٌ، أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ مَرِيضٌ۔ (سنن ابی داؤد ۱۵۳، نیل الاوطار: ص ۲۵۸ ج ۳

''طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جمعہ حق اور واجب ہے جب کہ وہ غلام، عورت نابالغ اور مریض نہ ہو۔''

(عَنْ حفصة رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ قال: رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (رواہ النسائی، نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۵۷، باب من تحب علیہ ومن لا تحب

''حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ مرد پر جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلدی جلدی آنا واجب ہے۔''

یہ حدیث مرسل صحابی ہے اور صحاب کی مرسل حدیث دلیل اور حجت ہوتی ہے۔ ان دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ہر مسلمان پر جمعہ فرض عین ہے، بشرطیکہ وہ بیمار، غلام، نابالغ، عورت اور مسافر نہ ہو، خواہ وہ شہری ہو یا کسی گاؤں میں بود و باش رکھتا ہو۔

اوپر کی دونوں حدیثیں اپنے عموم کی وجہ سے دیہاتی اور شہری دونوں قسم کے مسلمانوں کو شامل ہیں۔ اب وہ احادیث لکھی جاتی ہیں جن میں بستی والوں پر نماز جمعہ فرض ہونے کی تصریح موجود ہے:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔ (صحیح بخاری: ص ۱۲۲ ج ۱ باب الجمعة فی القریٰ

''جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں اقامت جمعہ کے بعد سب سے پہلے بحرین کی جوائی بستی میں عبد القیس کی مسجد میں جمعہ پڑھا گیا تھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ [ص: 281] النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: "لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ، يُقَالُ لَهُ: نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ"، قُلْتُ: كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: «أَرْبَعُونَ۔ (أبوداود مع شرح عون المعبود: ص ۴۱۴ ج ۱

عبد الرحمن نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو سعد بن زرارہ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''سعد بن زرارہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نقیع خضمات کے کنکریلے علاقہ میں بنو بیاضہ کی بستی ہزم نبیت میں ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تھی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین والوں کو تحریر فرمایا (۵):

(جمعو حیث ماکنتم۔ قال البیھقی فی المعرفۃ اسنادھذاالاثر حسن۔ (فتح الباری، عون المعبود: ص ۴۱۵ ج ۱

‘‘تم جہاں بھی ہو (بستی میں یا شہر) جمعہ قائم کرو۔’’

امام ابن حزم کا فیصلہ:

(ومن أعظم البرہان علی صحتہا فی القری ان النبی أتی المدینۃ وانما ہی قری صغار متفرقۃ فبنی مسجدہ فی بنی مالک بن النجار وجمع فیہ فی قریۃ لیست بالکبیرۃ ولا مصر ہناک۔ (عون المعبود: ص ۴۱۰ ج ۱

‘‘دیہات میں اقامت جمعہ کے جواز کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ شہر نہ تھا بلکہ چند متفرق بستیوں کا نام تھا۔ وہاں آپ نے بنو مالک بن نجار کے محلہ میں اپنی مسجد تعمیر کی اور اس قریہ والی مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی جو کہ بڑی بستی نہ تھی اور نہ کوئی شہر تھا۔’’

بہر حال احادیث صحیحہ اور تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ بستی والوں پر جمعہ بالکل ایسے ہی فرض ہے جیسے کہ شہریوں پر فرض ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص530

محدث فتویٰ